خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ | 4-فروری 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر : نسیم سیفی
CPL 61
☎ 213029

جلد 48-83 نمبر 27 | بدھ 6 شوال - 1418ھ 4 تبلیغ 1377 ہش 4 فروری 1998ء

ہر بات اور کام اللہ کیلئے ہونا چاہئے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں، میں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کیلئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے۔ اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آکر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ میں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 265)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو شخص متبتل ہو گا متوکل بھی وہی ہو گا۔ گویا متوکل ہونے کے واسطے متبتل ہونا شرط ہے۔ کیونکہ جب تک اوروں کے ساتھ تعلقات ایسے ہیں کہ ان پر بھروسہ اور تکیہ کرتا ہے۔ اس وقت تک خالصتاً اللہ پر توکل کب ہو سکتا ہے۔ جب خدا کی طرف انقطاع کرتا ہے تو وہ دنیا کی طرف سے توڑتا ہے اور خدا میں پیوند کرتا ہے اور یہ تب ہوتا ہے جبکہ کامل توکل ہو جیسے (-) نبی کریم ﷺ کامل متبتل تھے۔ ویسے ہی کامل متوکل بھی تھے اور یہی وجہ ہے کہ اتنے وجاہت والے اور قوم و قبائل والے سرداروں کی ذرا بھی پروا نہیں کی اور ان کی مخالفت سے کچھ بھی متاثر نہ ہوئے۔ آپؐ میں ایک فوق العادت یقین خدا تعالیٰ کی ذات پر تھا۔ اسی لئے اس قدر عظیم الشان بوجھ کو آپؐ نے اٹھا لیا اور ساری دنیا کی مخالفت کی اور ان کی کچھ بھی ہستی نہ سمجھی۔ یہ بڑا نمونہ ہے توکل کا جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 554)

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء سے کام لینے میں ہی صاحب ایمان کی ترقی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جو لوگ ست ہوتے ہیں انہوں نے اپنی سستی پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ ڈھکونسلا بنا لیا ہے کہ جو کچھ ہونا ہوتا ہے تقدیر سے ہوتا ہے۔ یہ تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض تو قضاء و قدر کے ماتحت کہتے ہیں (-) کہ جو کچھ ہونا ہے وہ پہلے ہی سے مقدر ہو چکا ہے اور اس طرح وہ سامان سے انکار کر دیتے ہیں۔ اور یہ دنیاداروں کا طریق ہے کہ بدفعلیاں کیں اور قضاء و قدر کے ذمہ لگا دیں۔ بعضوں نے دعاؤں کے رنگ میں سامان کو ترک کر دیا اور بعضوں نے توکل کے ماتحت۔ حالانکہ اسباب نہ دعا کے خلاف ہیں نہ قضاء و قدر کے خلاف اور نہ توکل کے خلاف۔ کیونکہ یہ بھی تو خدا کے ہی پیدا کئے ہوئے سامان ہیں اور کام میں لانے کی غرض سے پیدا کئے گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے وقت جب طاعون نے زور پکڑا تو آپ نے حکم دیا کہ منتشر ہو جاؤ اور اپنی جگہوں کو چھوڑ دو۔ تو بعض صحابہؓ نے اعتراض کیا کہ آپ خدا کی قضاء سے بھاگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا (-) کہ ہم خدا کی ایک قضاء سے بھاگ کر اس کی دوسری قضاء کی طرف پناہ لیتے ہیں۔ تو سامان بھی خدا کے ہی پیدا کردہ ہیں ان سے کام لینا اس کی قضاء کے خلاف نہیں۔ اگر جبر تسلیم کیا جائے تو خدا تعالیٰ ظالم ٹھہرتا ہے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی کوئی خوبی خوبی نہیں رہتی تا آپؐ سے کسی کے دل میں محبت پیدا ہو سکے۔ ایک جبریہ کہہ سکتا ہے کہ آپ کے بڑے ہونے میں آپؐ کی کوئی خوبی نہیں خدا نے پکڑ کر آپ کو بڑا بنا دیا تو آپ کی ساری محنت ریاضت اور خدا کی راہ میں مصائب کا جھیلنا کچھ چیز ہی نہ سمجھا جائے گا۔ آپ کا دنیا میں صداقت کا پھیلا دینا کچھ وقعت نہیں رکھتا وہ کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے اگر محنت کی تو خدا نے پکڑ کر کرائی۔

غرض اس طرح آپؐ کی کوئی خوبی بھی تسلیم نہیں کی جا سکتی۔ آپؐ کی جو خوبی بھی دیکھے گا کہے گا یہ دراصل خدا کا فضل تھا آپ کا اس میں کیا دخل تھا۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ سامان سے پورے طور پر کام لینے میں ہی صاحب ایمان کی ترقی ہے۔ اور صاحب ایمان ہر رنگ میں ترقی کرتا ہے صحابہؓ نے تجارت میں ترقی کی، حکومت میں ترقی کی، علوم میں ترقی کی۔ غرض صاحب ایمان کی شان یہ ہے کہ وہ ہر رنگ میں دوسروں پر غالب رہے۔ صنعت اختیار کرے تو اس میں اور حرفت اختیار کرے تو اس میں۔ تجارت اختیار کرے تو اس میں ایک صاحب ایمان کی یہی خواہش ہونی چاہئے کہ وہ دوسروں پر غالب رہے۔

(از خطبہ 27 اکتوبر 1916ء)

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اعلان

○ امراء کرام / صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 20-فروری یوم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام منعقد کر کے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور مرکز میں اپنی رپورٹس ارسال کریں۔
(نظارت اصلاح و ارشاد)

گولڈ میڈل کا اعزاز

○ مکرم شفقت اللہ خان صاحب ابن مکرم سردار مجید اللہ خان صاحب ریٹائرڈ پرنسپل نے مورخہ 29- دسمبر 1997ء کو بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے منعقدہ کانووکیشن میں گورنر پنجاب شاہد حامد سے سال 92-1991ء میں بی ایس سی میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر گولڈ میڈل حاصل کیا۔ عزیز شفقت اللہ خان صاحب سردار فیض اللہ خان صاحب تنگانی (وفات یافتہ) سابق امیر ضلع ڈیرہ غازی خان کا پوتا ہے۔

تقریب شادی

○ مکرم امین الرحمان صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری منیر احمد صاحب (راولپنڈی) کے نکاح کا اعلان حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب نے عزیزہ مکرمہ عائشہ رحمان صاحبہ بنت مکرم چوہدری مطیع الرحمان صاحب (راولپنڈی) کے ساتھ 25 اکتوبر 1997ء کو مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔
اسی روز سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے دن نیو لالہ زار راولپنڈی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔
احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم راشد ربانی صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 20 نومبر 1997ء جڑواں بچیوں سے نوازا ہے۔ بچیوں کے نام اریجہ راشد اور عنقار راشد تجویز ہوئے ہیں۔ بچیاں مکرم شیخ خادم حسین صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کی پوتیاں اور مکرم محمد امین صاحب آف سپین کی نواسیاں ہیں بچیوں کے نیک اور صالحہ ہونے کی درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

4 تبلیغ 1377 ہش — 4 فروری 1998ء

اعمال کی بنیاد یقین ہے

انسان کسی کام میں ست کیوں ہو جاتا ہے یا اس کا ارادہ ڈھیلا کیوں پڑ جاتا ہے یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ کوئی ایسا کام جس کی اسے واقعی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اس کا ارادہ ہی نہیں کرتا۔ یہ سب کچھ کیوں ہوتا ہے؟ اس لئے کہ جب انسان کو اپنے سامنے کچھ نظر نہ آئے جب اس کی آنکھیں یہ نہ دیکھ سکیں کہ وہ کس منزل پر پہنچے گا۔ اسے کچھ ملے گا تو کیا ملے گا اس وقت انسان ست پڑ جاتا ہے اور اس کا ارادہ ڈھیلا ہو جاتا ہے گویا کہ انسان کام کرتا ہے صرف اس وقت جب اسے یقین ہوتا ہے کہ اس کا کوئی نتیجہ نکلے گا اور پھر وہ نتیجے کو بھی اپنے ذہن کے ترازو میں تولتا ہے کہ اس کی اہمیت کیا ہے اور اگر وہ ملازم ہے اور دیکھتا ہے کہ کام کم کرنے سے' کام سے جی چرانے سے' اسے کتنا نقصان ہوگا' غیر حاضری سے اسے جرمانہ ہوگا یا اس کی تنخواہ کٹ جائے گی' تو وہ ایسا نہیں کرتا۔ لیکن اسے اگر یہ خیال پیدا ہو جائے کہ کبھی کبھی غیر حاضر ہونے سے بھی کوئی حرج نہیں ہوتا تو وہ ست پڑ جائے گا۔ وہ کام پوری طرح نہیں کرے گا۔ اگر کسان ہے تو وہ دیکھے گا کہ کتنی محنت سے کتنا کچھ حاصل کر سکتا ہے۔ اور اس کے مطابق اپنا ارادہ بنائے گا۔

یہ باتیں صرف دنیوی امور میں ہی سامنے نہیں آتیں بلکہ دین کے امور میں بھی اس طرح وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ دل میں یقین نہ ہو کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور اس کی عبادت کرنی چاہئے تو انسان عبادت ہی نہیں کرے گا۔ اگر یہ خیال ہو کہ موجود تو ہے لیکن کہتا کچھ نہیں تو کبھی عبادت کرلے گا اور کبھی نہیں کرے گا۔ لیکن اگر دل میں یہ یقین پیدا ہو جائے کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور وہ ہر کام کی جزاء اور سزا دے سکتا ہے اور دیتا بھی ہے تو ہو نہیں سکتا کہ جن چیزوں کی جزا مل سکتی ہے ان میں ہم کسل اختیار کریں۔ ان میں ہم مستعدی کے ساتھ مشغول رہنے کی کوشش کریں گے۔ اور یہ سب کچھ نتیجہ ہوگا ہمارے یقین کا۔ ہمیں یقین ہوگا کہ خدا تعالیٰ موجود بھی ہے اور وہ ہمارے کاموں کو دیکھتا بھی ہے۔ اور ان کا وزن بھی کرتا ہے۔ کون سے کام کیسے ہیں۔ کس کام کی کیا جزا دی جائے۔ اور اس یقین کی وجہ سے ہمارے دل میں یہ بات میخ کی طرح گڑ جائے گی کہ ہمیں کسل سے کام نہیں لینا چاہئے۔

پس معلوم ہوا کہ بات دینی ہو یا دنیوی۔ یقین کی از حد ضرورت ہے پہلے ہمیں علم حاصل کرلینا چاہئے اور علم حاصل کرنے کے بعد ہمیں اس علم کے متعلق اپنے دل میں یقین پیدا کرنا چاہئے۔ ہمارے دل میں یقین پیدا ہو جائے تو جو علم ہم نے حاصل کیا ہے اس کے مطابق کام کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ چاہے دینی امور ہوں یا دنیوی امور ہوں ہم پختہ یقین کے ساتھ ان پر عمل کریں۔

شدتِ جذبات بھی پاگل پنے کی بات ہے
داؤ پر لگتی ہوئی یہ عزت سادات ہے
کیا کہیں کیوں اور کیسے گھومنے لگتا ہے سر
رات کو کہتا ہے دن' اس کے لئے دن' رات ہے
شامت اعمال بھی کہنے کو کہہ سکتے ہیں ہم
آپ کی' میری نہیں ہے' یہ سبھی کی بات ہے

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

جماعت احمدیہ فیصل آباد ضلع وشہر

ہم نمائندگان مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ فیصل آباد ضلع و شہر اپنے اس غیر معمولی اجلاس میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی ربوہ کی وفات حسرت آیات پر انتہائی غم واندوہ کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی ذات والا صفات جمال و جلال کی مرقع تھی۔ آپ مدبرانہ ذہنیت کے مالک تھے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ کے پوتے' حضرت میاں شریف احمد صاحب کے فرزند گرامی اور حضرت امام جماعت الثانی کے داماد پُر اعتماد تھے۔ آپ کی ساری زندگی خدمت دین میں گزری۔ آپ قریباً 26 سال تک ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے بلند مرتبہ عہدہ پر فائز رہے۔ آپ کو 14 سال تک صدر انجمن احمدیہ کے صدر ہونے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ 1984ء میں جب خدائی تقدیر کے ماتحت حضرت امام جماعت الرابع لندن تشریف لے گئے تو امیر مقامی کا اعزاز بھی آپ کے ہی سپرد رہا۔ اور ان دنوں میں صدارت مجالس مشاورت بھی آپ کے ہی سپرد رہی۔ آپ غیر معمولی ذہانت اور گہری فراست کے مالک تھے۔ آپ فعال زندگی گزار کر 86 سال کی عمر میں اپنے مولیٰ کو پیارے ہو گئے۔ دل غمگین افسردہ اور اندوہناک ہے لیکن ہم اپنے خدا کی رضا پر راضی ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے باری تعالیٰ صاحبزادہ موصوف کو اپنی آغوش رحمت میں لے لے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما۔

ہم اپنے پیارے آقا حضرت امام جماعت الرابع اور صاحبزادہ صاحب کی اہلیہ ان کے صاحبزادگان اور دختران کرام سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔

ہم ہیں انتہائی غم واندوہ کا اظہار کرنے والے
ممبران مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ
ضلع وشہر فیصل آباد

جماعت احمدیہ بورے والا

جماعت احمدیہ بورے والا کا ایک خصوصی اجلاس مورخہ 25 دسمبر 1997ء کو بعد ظہر بیت الحمد میں مکرم میاں محمد اشرف صاحب صدر مقامی و امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی' کی صدارت میں منعقد ہوا' یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب' صدر' صدر انجمن احمدیہ پاکستان ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ' مکرم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب' مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب' مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب' محترمہ صاحبزادی امتہ الرؤف صاحبہ' محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سوگوار خاندان کو یہ ملال آفریں صدمہ اہل معرفت و ارباب معنی کی سی خوئے تسلیم ورضا سے برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات سے عالم گیر جماعت احمدیہ' قیادت کی صفات سے متصف ایک ناظم اعلیٰ' زیرک اور معاملہ فہم' فراخ دل' سادگی شعار میر کارواں سے محروم ہو گئی ہے۔ حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی زندگی عبارت تھی روز و شب کی بے تابی اور ندرت فکر و عمل سے ذاتی معاملہ ہو یا جماعتی مسئلہ وہ اپنے طرز عمل میں "نرم دم گفتگو اور گرم دم جستجو کی مکمل تفسیر تھے۔ ان کی امیدیں قلیل' ان کے مقاصد جلیل' آپ میں بروقت صحیح فیصلہ کی غیر معمولی صلاحیت تھی ہنگامی حالت میں ان کے فیصلے علی العموم کار کشا و کارساز ثابت ہوئے' انہیں جماعت میں بجا طور پر پیر خردمند اور حکیم فرزانہ کا مقام حاصل تھا۔ آپ اس اعتبار سے بھی ایک بابرکت وجود تھے کہ آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ملنے والی پیش خبریوں سے حصہ پایا۔ حضرت بانی سلسلہ کی پیش خبری "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں" اس رنگ میں بھی پوری ہوئی کہ آپ کے بعد آپ کے بیٹے صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مقرر ہوئے۔

حضرت مرزا منصور احمد صاحب نظم جماعت اور امامت کے تقدس کو ملحوظ رکھنے میں بے حد حساس تھے' اطاعت امام میں آپ کا مقام بہت بڑھا ہوا ہے۔ آپ سپورٹس مین بھی تھے اور یہی سپرٹ ان کی زندگی میں کارفرما نظر آتی ہے۔ نظام جماعت کے مختلف شعبوں' نظارت امور عامہ' نظارت امور خارجہ' نظارت زراعت ضیافت' مجلس مشاورت جلسہ سالانہ' مجلس خدام الاحمدیہ' مجلس انصار اللہ' صدارت صدر انجمن احمدیہ' اور امارت مقامی میں آپ کی قابل رشک خدمات کا سلسلہ بہت طویل' نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط' تاریخ ساز اور ریکارڈ ہے' آپ جہاں بھی گئے داستاں چھوڑ آئے۔ 1947' 1974' اور 1984ء کے پر آشوب دور میں غیر معمولی استقامت دکھائی اور حکمت اور صاحب ایمان کی فراست سے جماعت کی رہنمائی کی۔ حضرت امام جماعت کی احسن رائے میں آپ نے اپنی تمام زندگی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری میں گزاری جلال و جمال اور عزم و استقامت کا یہ مبارک وجود آج ہم میں موجود نہیں' رضائے الٰہی میں لب کشائی کی طلب کسے! اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ عاقبت منزلِ ما وادیٔ خاموشاں است۔

صدر مقامی و امیر جماعتہائے
احمدیہ ضلع وہاڑی بورے والا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضا اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں۔ تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں۔ کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبے تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھ کے سامنے رکھو اور یاد رکھو کہ کلام الہٰی میں پانچ سو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر یک قوت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر یک مرتبۂ فہم اور مرتبۂ فکر اور مرتبہ سلوک اور مرتبۂ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو۔ اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مؤاخذے کے لائق ہو گا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو۔ اور مسکینی سے کلام الہٰی کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہو گا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو۔ کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ وہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے چاہئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے۔ اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے۔ کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے"

اس ارشاد میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس بات کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمارے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبے اور پاک خواہشیں پوری طرح پایہ تکمیل کو پہنچیں کیونکہ ایسا کرنے ہی سے ہماری نیکیاں کمال تک پہنچ سکتی ہیں۔ اگر کسی نیکی کا خیال دل میں آئے اور اس پر عمل نہ کیا جائے تو اس کے متعلق ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ وہ نیکی پایہ تکمیل تک پہنچ گئی ہے اس کا ثواب تو بے شک ہو گا کہ نیک خیال دل میں پیدا ہوا لیکن جب تک اس نیک خیال کو عملی رنگ نہ دیا جائے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جو قویٰ ہمیں عطا کئے ہیں ان کی اصل غرض یہ ہے کہ ہر قوت کو اپنے حقیقی رنگ میں لا کر دکھایا جائے۔ ان سے ایسے کام لئے جائیں جو ان کی تخلیق کا مقصد ہیں اور ہر وہ شخص جو مسکینی سے زندگی بسر کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ قویٰ سے کام لیتا ہے وہ نجات یافتہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ یہ کسی شخص کا کام نہیں کہ کسی دوسرے کو نجات یافتہ قرار دے یا یہ کہے کہ اس کو نجات نہیں ہو سکتی۔ نجات حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اس نے شرائط رکھ دی ہیں کہ ان شرائط کو پورا کرو گے تو تمہیں نجات حاصل ہو گی۔

پس آیئے ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ اس نے جو قویٰ ہمیں دئے ہیں ہم ان کو صحیح طور پر استعمال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں اور نجات یافتہ قرار دئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری تمام ایسی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ہر احمدی کلام الٰہی صحت کے ساتھ سکھانے والا استاد بن جائے

جولائی 1991ء میں انٹرنیشنل شوریٰ منعقدہ اسلام آباد ٹلفورڈ (یو۔کے) میں حضرت امام جماعت الرابع نے کلام الٰہی کی درست تلاوت کی اہلیت پیدا کرنے کے سلسلہ میں ایک اہم منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا تھا۔ حضرت صاحب کا یہ خطاب انگریزی زبان میں تھا۔ اس کے ایک حصہ کا اردو ترجمہ پیش ہے۔ (قائد تعلیم (کلام الٰہی) مجلس انصار اللہ پاکستان)

"لب لباب یہ ہے کہ ہم بہت وسیع پیمانہ پر اساتذہ تیار کرنا شروع کریں۔ ہمارا انتہائی مقصد یہ ہو گا کہ ہر احمدی مرد ہو یا عورت (کلام الٰہی) صحت کے ساتھ سکھانے والا استاد بن جائے.... میں نے ذیلی تنظیموں کو ہدایت دی ہے کہ وہ ایسے افراد کو طلب کریں جو استاد کے طور پر خدمت کے لئے تیار ہوں۔ خواہ ان کی تعداد تھوڑی ہو۔ اپنی متعلقہ ذیلی تنظیموں سے انصار، لجنات اور خدام وغیرہ کا انتخاب کریں۔ وہ اس کام کے لئے آگے آئیں۔ مثلاً پندرہ دن کے لئے انہیں صرف اتنا کچھ پڑھایا جائے۔ (اور اس سے زائد ہرگز نہیں) جسے وہ پوری اہلیت کے ساتھ اخذ کر سکیں۔ یہاں تک کہ اس قدر علم وہ نہایت مہارت سے دوسروں کو سکھا سکیں......

یہ سب کچھ کر لینے کے بعد اگلا مرحلہ اس وقت آئے گا۔ جب وہ تربیت یافتہ استاد اپنے قصبوں

باقی صفحہ 6 پر

"سیفیات"

نسیم سیفی

جو لوگ بیکٹیریا اور وائرس کے ناموں سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کچھ ایسی چیزیں ہیں جو موجود تو ہوتی ہیں لیکن نظر نہیں آتیں۔ ان کا نقصان بعض اوقات نظر آنے والی چیزوں سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے متعلق جو احتیاطیں بتائی جاتی ہیں ان پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ دور کیوں جایئے 'پانی ہی کو لیجئے۔ پانی یوں تو صاف شفاف نظر آتا ہے لیکن کسی بھی ڈاکٹر سے پوچھئے تو وہ آپ کو بتائے گا کہ اس میں جرثوے ہوتے ہیں اور پانی کو ابال کر پینا چاہئے۔ اور ابالنا بھی کم از کم ایک خاص وقت تک یہ نہیں کہ ادھر پانی ابلنے لگا اور ادھر آپ نے اتار لیا۔ بلکہ اسے کچھ دیر ابلتے رہنا چاہئے۔ عام طور پر تو پانی کو دیکھ کر یہی کہا جا سکتا ہے کہ نہایت صاف شفاف ہے۔ اسے پینے میں کیا حرج ہے۔ لیکن یقین جانئے کہ حرج ہے۔ اور اس حرج کو دور کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ پانی ابال کر پیا جائے۔

اسی طرح بعض دیگر اشیاء کے جرثوے نظر تو نہیں آتے لیکن موجود ہوتے ہیں۔ اب مکھی ہی کو لیجئے اس کی ٹانگیں بھلا کتنی بڑی ہوتی ہیں۔ عام انسان یہ کہتا ہے کہ ان کے ساتھ کیا لگ سکتا ہے۔ اور جب مکھی ہمارے ہاتھ پر بیٹھتی ہے یا ہماری ناک پر بیٹھتی ہے یا ہمارے کپڑوں پر بیٹھتی ہے۔ تو ہمیں تو کچھ بھی نظر نہیں آتا کہ وہ کیا چھوڑ گئی ہے۔ اس نے ان چیزوں کو کس طرح گندا کر دیا ہے۔ اول تو ٹانگیں ہی چھوٹی چھوٹی ہیں اور پھر ان کے ساتھ لگا ہوا کچھ نظر نہیں آتا۔ لیکن کسی ڈاکٹر سے پوچھئے وہ آپ کو بتائے گا کہ مکھی بڑی خطرناک ہے۔ اس کی ٹانگیں کتنی بھی صاف نظر آئیں ان پر گند لگا ہوتا ہے اور گند کوئی چھٹانک بھر یا پاؤ بھر تو نہیں ہونا چاہئے۔ سوئی کے ناکے پر جتنا لگ سکتا ہے وہ بھی انسانی زندگی کے لئے بعض اوقات مشکلات پیدا کر دیتا ہے۔ مکھیوں کی گندگی سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ حالانکہ عام طور پر مکھیوں کی گندگی تھوڑی سی ہوتی ہے۔ جس ہاتھ پر مکھی بیٹھتی ہے کبھی ہم نے اسے گندہ نہیں دیکھا لیکن پھر بھی وہ کچھ نہ کچھ چھوڑ جاتی ہے۔ اور جو کچھ وہ چھوڑ جاتی ہے وہ ہماری صحت کے لئے مضر ہے۔

بازاروں میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ چیزیں بکتی ہیں۔ مثال کے لئے کھجوریں ہی لے لیجئے۔ کھجوریں ایسی چیز ہیں کہ گیلی بھی نظر آتی ہیں اور چپکانے والی بھی۔ ان پر مکھیاں بھی بیٹھتی ہیں۔ اور گرد و غبار بھی پڑتا ہے۔ عام طور پر کھجوریں بیچنے والے لوگوں کو نہ تو گند نظر آتا ہے نہ کوئی اور چیز۔ وہ اسی طرح کھجوریں اٹھاتے ہیں اور تول کر دے دیتے ہیں۔ خریدنے والا گھر آ کے دھو لے تو اور بات ہے لیکن اگر اسی طرح منہ میں ڈال لے تو یقیناً وہ گند جو مکھیاں ان پر چھوڑ گئی ہیں اور جو گرد و غبار ان پر پڑا ہوا ہے وہ ہمارے جسم میں داخل ہو کر ہمیں نقصان پہنچاتا ہے۔ جو لوگ کھجوریں بیچتے ہیں وہ انہیں ڈھانپتے نہیں اس لئے کہ انہیں از خود ان پر کوئی گندگی نظر نہیں آتی اور کوئی ایسا شخص جو اس گندگی کو جانتا ہے اور پہچانتا ہے انہیں سمجھاتا نہیں۔ ہمارے ایک کارکن غلام مصطفےٰ تبسم ہیں کہنے لگے کہ وہ اور ان کی بیگم کل پرسوں بازار گئے تو انہوں نے دیکھا کہ کھجوریں بیچنے والوں نے کھجوریں ڈھانپی ہوئی تھیں۔ کسی ہلکے سے کپڑے کے ساتھ اور ان کے اوپر پتھر رکھنے کی بجائے 'کیونکہ پتھر میں بھی گندگی ہو سکتی ہے' مالٹے رکھے ہوئے تھے۔ وہ بڑی حیران ہوئیں۔ اپنے میاں سے کہنے لگیں کہ یہ کیا بات۔ تبدیلی کیسے آئی۔ یہ لوگ تو کھجوریں بغیر ڈھانپے کے رکھا کرتے تھے۔ اور اسی طرح لوگ خرید کر لے جایا کرتے تھے۔ آج انہوں نے کھجوریں ڈھانکی ہوئی ہیں۔ تبسم صاحب ہنسے اور کہنے لگے آپ کو کیا بتاؤں۔ یہاں ایک پاکستانی امریکی آیا ہوا ہے اس کا نام ہے ڈاکٹر صلاح الدین وہ بڑی آزادی سے بازاروں میں گھومتا پھرتا ہے اور جہاں وہ کسی نصیحت کی ضرورت سمجھتا ہے۔ چوکتا نہیں۔ اس نے چند روز ہوئے ان سب لوگوں سے کہا کہ اپنی کھجوریں ڈھانپ کر رکھیں۔ اور یہ لوگ بھی اچھے نکلے کہ انہوں نے بات سن کر مان لی۔ ورنہ عام طور لوگ ہدایت اور نصیحت مانتے کب ہیں۔ لیکن بات انہوں نے مان لی۔

اسی طرح انہوں نے بازار میں دیکھا کہ گوشت بیچنے والے لوگ قیمہ بنانے والی مشین پھٹے پر ہی چھوڑ کر دکان بند کر دیتے ہیں۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ چونکہ وہ مشین میخوں سے پیوست ہوتی ہے اسے کوئی لے کر نہیں جا سکتا۔ لیکن چونکہ اس کے ساتھ کسی نہ کسی قدر قیمہ ضرور لگا ہوتا ہے اس لئے رات کے وقت جب دکان بند ہو جاتی ہے بعض جانور آ کر اسے چاٹتے ہیں۔ صلاح الدین نے جب یہ دیکھا تو گوشت بیچنے والوں سے کہا کہ اگر آپ اپنی مشین کو پھٹے پر لگانے کی بجائے ایک الگ لکڑی پر لگائیں اور دکان بند کرتے وقت اس لکڑی کو دکان کے اندر رکھ لیں تو اگلے روز کے لئے مشین صاف ہی رہے گی۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ اس نصیحت کے بعد کئی گوشت بیچنے والوں نے قیمے کی مشین کو اسی طرح لکڑی پر لگا رکھا ہے۔ اور وہ دکان بند کرتے وقت اسے اٹھا کر اندر رکھ لیتے ہیں۔

ان باتوں کی وجہ سے دو نتائج ہمارے سامنے آئے۔ ایک تو یہ کہ بہت سے لوگوں کو یہ نہیں معلوم کہ کیا کچھ مضر ہے اور کس طرح اس کی ضرر رسانی کو دور کیا جا سکتا ہے۔ اگر انہیں بتایا جائے تو وہ یقیناً بات مان لیں گے اور لوگ ضرر رسانی سے محفوظ رہیں گے۔

دوسری بات یہ کہ لوگ دیکھتے تو بہت کچھ ہیں بعض باتوں کو برا بھی مناتے ہیں۔ لیکن اپنے خیال کا اظہار نہیں کرتے۔ جہاں نصیحت کی ضرورت ہو وہاں بھی خاموش رہتے ہیں۔ ڈاکٹر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ خالد ربوہ جنوری 1960ء

آلو - ایک بہترین غذا

اٹھارہویں صدی کے آواخر اور انیسویں صدی کے اوائل میں جب نپولین بوناپارٹ تمام یورپ پر دہشت بن کر چھا چکا تھا۔ اور اس نے انگلستان کا ناطقہ بند کر رکھا تھا۔ انگریز شدید ترین غذائی قلت سے دوچار ہو گئے۔ ان کی بحری طاقت ہر چند مضبوط تھی۔ اور یہی بحری طاقت بالآخر انہیں بچا بھی گئی۔ لیکن یہ بحری طاقت ان دنوں میں صرف ملک کی حفاظت کر سکتی تھی۔ غذائی اجناس کی درآمد کے فرائض کماحقہ سر انجام نہ دے سکتی تھی۔ پارلیمنٹ نے عوام کو مشورہ دیا کہ وہ گندم کم سے کم کھائیں اور گندم کی جگہ آلو زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ چنانچہ غذائی بحران کے ان دس پندرہ سالوں میں انگریزوں نے گندم سے زیادہ آلو پر گزر اوقات کی۔ اور ایک کڑے آزمائشی دور سے سرخرو ہو کر نکلے۔

بیسویں صدی کی دو عظیم جنگوں کے دوران بھی انگریزوں کو یہی مسئلہ از سرنو پیش آیا۔ گندم کی انتہائی قلت رونما ہوئی۔ لوگوں کو نہایت قلیل مقدار میں روٹی ملنے لگی۔ دوسری غذاؤں پر بھی کنٹرول ہوا۔ گوشت انڈے اور چینی محض کبھی کبھی منہ کا ذائقہ بدلنے کے میسر آنے لگے چنانچہ انگریزوں نے پھر اسی آلو کے سہارے غذائی کمی کا مقابلہ کیا۔ گویا الزبتھ کے زمانے میں سر جیمز ہاکنز جس پودے کو محض سوغات کے طور پر انگلستان لایا تھا وہ پودا انگریزوں کی قومی غذا کی کفالت کرنے لگا۔ اور ہر آڑے وقت میں انہیں فاقہ کشی کی موت سے نجات دلانے لگا۔

ایک عام آدمی یہ سوال کر سکتا ہے کہ جس زمین سے آلو حاصل کر کے روٹی کی کمی کو پورا کیا جاتا رہا۔ اس سے گندم حاصل کر کے روٹی کیوں نہ مہیا کی جاتی رہی۔ آلو گندم کا بدل سہی۔ اس سے پیٹ بھی بھر سکتا ہے اسے اکتائے بغیر متواتر کھایا بھی جا سکتا ہے۔ لیکن جو بات گندم میں ہے وہ آلو میں کہاں۔ گندم اور حضرت انسان کا روز ازل سے باہمی تعلق ہے اور بقول کسے اسی گندم کے عشق میں مبتلا ہو کر وہ عالم بالا کی پر اطمینان زندگی سے محروم ہوا۔ اور اس عالم سفلی کی کثافتوں اور نجاستوں میں پھینکا گیا۔

یہ سوال نامعقول نہیں لیکن معاملات سے ذرا بھی آگاہی رکھنے والا شخص اس کا جواب نہایت آسانی سے دے سکتا ہے۔

گندم کی فی ایکڑ پیداوار ہمارے ملک میں اوسطاً بیس پچیس من ہے۔ نہایت عمدہ بیج استعمال کرنے، وقت پر پانی دینے اور مناسب مقدار میں کھاد ڈالنے سے پیداوار بڑھ سکتی ہے۔ لیکن زیادہ سے زیادہ گندم کی جو پیداوار حاصل کی گئی ہے وہ چالیس من فی ایکڑ ہے۔ اس کے مقابلہ میں آلو کی اوسط پیداوار فی ایکڑ ڈیڑھ سو دو سو من تک ہے۔ اور جدید ترین تجربات سے یہ پیداوار تین سو فی ایکڑ تک بڑھائی جا چکی ہے۔ لیکن ماہرین زراعت کے ارادے بلند تر ہیں۔

ان کا خیال ہے کہ اور بلند طریقے استعمال کر کے پیداوار میں مزید اضافہ کیا جا سکتا ہے اور اگر یہ پیداوار چار سو من فی ایکڑ تک پہنچ جائے۔ تو اس میں غیر معمولی تعجب کی کوئی بات نہ ہو گی۔ گویا آلو کی پیداوار کو گندم کی پیداوار سے عام طور پر آٹھ گنا تک بڑھایا جا سکتا ہے۔

عام طور پر ایک کنال زمین کے ٹکڑے میں بیس سیر سے لے کر ایک من تک آلو بطور بیج کے کاشت کیا جاتا ہے اور اوسطاً 25-30 من آلو پیدا کیا جا سکتا ہے۔ گویا بیج کے مقابلے میں 50-60 گنا زیادہ پھل حاصل ہو سکتا ہے۔ اتنی کثیر مقدار میں کسی دوسری جنس کی پیداوار حاصل نہیں کی جا سکتی۔

یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ آلو موسم گرما کا پودا ہے اور گندم موسم سرما کا۔ اس لئے ایک ہی زمین سے یہ دونوں اجناس حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اور اگر موزوں اور مناسب مقدار میں کھاد ملتی رہے۔ تو زمین کی پیداواری طاقت میں بھی قطعاً کمی واقع نہیں ہو سکتی۔

اس کے علاوہ گندم میدانی علاقے کا پودا ہے۔ اور آلو کوہستانی یا نیم کوہستانی علاقے کا۔ ہمارے ملک میں کوہستانی اور نیم کوہستانی علاقے جن میں ہزارہ۔ مری آزاد کشمیر، سابق سرحدی صوبہ اور سابق پنجاب کے شمالی حصے میں کوہ ہمالیہ کے دامن میں پھیلے ہوئے علاقے شامل ہیں بہت کم گندم پیدا کرتے ہیں۔ ان علاقوں میں جہاں سردیوں میں برفباری ہوتی ہے گندم کی فصل حاصل نہیں کی جا سکتی۔ البتہ موسم گرما میں مکئی کی فصل کاشت کی جاتی ہے اگر مکئی پیدا کرنے والے رقبے کو کم کر کے آلو کی کاشت کی طرف توجہ دی جائے تو اس کے نتائج بڑے حوصلہ افزا ہو سکتے ہیں اور ملک کی غذائی قلت دور کرنے میں بھی بہت مدد مل سکتی ہے۔

آلو کی کاشت اپریل کے آخر تک کی جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے دانے بیج کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں اگر آلو کے چھوٹے چھوٹے دانے دستیاب نہ ہو سکیں۔ تو بڑے بڑے دانوں کو کاٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا لئے جاتے ہیں۔ پہلے مٹی کو اچھی طرح سے الٹ پلٹ لیا جاتا ہے۔ کھودنے سے پہلے اس میں کھاد ملا دی جائے۔ تو مٹی کی طاقت میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور پیداوار بڑھ جاتی ہے۔ کھیتوں میں چھوٹی چھوٹی نالیاں بنا دی جاتی ہیں۔ یہ نالیاں پودوں کی قطاروں میں حد فاصل کا کام دیتی ہیں، آلو کے ٹکڑے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر مٹی میں دبا دیئے جاتے ہیں۔ اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ بیج کم از کم چھ انچ گہری زمین میں دبایا جائے۔ اور دو ٹکڑوں کا درمیانی فاصلہ بھی چھ انچ سے کم نہ ہو۔ اگر فاصلہ اس سے کم ہو تو جڑوں کو پھیلنے اور نشوونما حاصل کرنے میں دقت ہوتی ہے۔ پندرہ بیس دن کے اندر اندر کونپلیں پھوٹ نکلتی ہیں۔ جب پودے ذرا بڑھ جائیں تو مناسب وقفوں کے بعد ان کی گوڈی کرنا نہایت ضروری ہے۔ پودوں کی جڑوں پر کافی مٹی چڑھا دینی چاہئے۔ تاکہ اس کے اندر آلو زیادہ سے زیادہ نشوونما حاصل کر سکیں۔

چائے کے پودے کی طرح آلو کا پودا بھی طبعاً نرم و نازک ہوتا ہے۔ اسے مناسب وقفوں کے بعد پانی ملنا چاہئے ورنہ سوکھ جاتا ہے۔ اور پانی اس کی جڑوں میں نہ ٹھہرنا چاہئے۔ ورنہ جڑیں گل جاتی ہیں۔ اور پھل سڑ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ آلو صرف ایسے کھیتوں میں کامیابی سے کاشت کیا جاتا ہے۔ جو ڈھلانی ہوں۔ اور جہاں بارش کا پانی ٹھہرنے نہ پائے۔ تیز دھوپ بھی اس کے لئے مضر ہے۔ یہ معتدل یا نیم معتدل آب و ہوا کا پودا ہے۔ اپنی انہی خصوصیات کی بناء پر اس کی کاشت صرف کوہستانی یا نیم کوہستانی علاقوں میں ہو سکتی ہے میدانی علاقوں میں نہیں۔

آلو کے پودے کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اسے مویشی نہیں کھاتے۔ اس لئے اس کے اردگرد باڑ لگانے یا مویشیوں سے اس کی حفاظت کے انتظامات کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

ہمارے ملک میں آلو کو ابھی تک ایک ترکاری کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ پکانے سے پہلے اسے چھیلا جاتا ہے۔ اور عام طور پر موٹا چھلکا اتارا جاتا ہے۔ اور پھر مسالوں میں بھون کر دوسری ترکاریوں کی طرح پکایا جاتا ہے۔ موٹا چھلکا اتارنے سے آلو کے وٹامن ختم ہو جاتے ہیں۔ اور مسالوں میں بھوننے سے یہ ثقیل اور دیر ہضم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اسے زیادہ پسند نہیں کرتے۔ اور اس کے کھانے سے پیٹ میں نفخ پیدا ہو جانے کی شکایت کرتے ہیں۔ اس کا متواتر استعمال تو ہمارے ملک میں قطعاً متصور نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ یورپی ممالک بالخصوص انگلستان میں آلو ہر کھانے میں اسی طرح شامل ہوتا ہے جس طرح روٹی، اس کے کھانے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ اسے پانی میں ابال کر اس کا چھلکا اتارا جائے اور نمک لگا کر کھایا جائے۔ زیادہ سے زیادہ اسے گھی میں تل کر کھایا جائے۔ اور صرف نمک یا کالی مرچ ملا کر کھایا جائے۔ اس طرح کھانے سے آلو نہ صرف زیادہ لذیذ بلکہ زود ہضم اور قوت بخش بھی ہوتا ہے۔ جن لوگوں کی انتڑیاں کمزور ہو چکی ہوں۔ اور انہیں کوئی ٹھوس غذا ہضم نہ ہوتی ہو۔ انہیں ابلے ہوئے آلو دہی میں ملا کر کھلائیں تو چند دن کے بعد ان کی انتڑیوں میں دوبارہ ہضم کی قوت پیدا ہونے لگتی ہے۔

کیمیائی ترکیب کے اعتبار سے آلو میں پروٹین، کاربو ہائیڈریٹ، نشاستہ اور پانی ہوتا ہے۔ پروٹین جو ہمارے جسم کی نشوونما کے لئے ایک نہایت اہم اور قیمتی جزو ہے آلو میں تیرہ فیصدی پایا جاتا ہے۔ نشاستہ جسم کی حرارت کو برقرار رکھنے کے لئے ایک نہایت اہم جزو ہے۔ لیکن اس میں قباحت یہی ہوتی ہے۔ کہ دیر سے ہضم ہوتا ہے۔ تاہم آلو کا نشاستہ دوسرے اناجوں بالخصوص گندم کے نشاستے سے بہت زیادہ زود ہضم ہوتا ہے۔

انٹرنیشنل سنٹر برائے جینیٹک انجینئرنگ وبایو ٹیکنالوجی

(مرسلہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اٹلی کے شہر Trieste میں واقع یہ تحقیقی ادارہ ہر سال مالیکولر جینیٹکس اور اس سے متعلقہ مضامین میں Ph.D کروانے کے لئے درخواستیں طلب کرتا ہے۔ یہ فیلوشپ پروگرام انٹرنیشنل سینٹر برائے ایڈوانس سٹڈیز کے تعاون سے ممبر ممالک کے طلبہ کو کروایا جاتا ہے۔ پاکستان کے علاوہ اور بہت سے ممالک اس کے ممبر ہیں۔ یہ Ph.D پروگرام تین سال پر محیط ہے اور ایک یہ سہولت بھی موجود ہے کہ دو سال کے اختتام پر مقالہ لکھ کر ایم فل کی ڈگری بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔

سال اول میں داخلہ حاصل کرنے والے طلبہ پہلے سال ایک عملی کورس بایو انفارمیٹکس (مالیکولر بیالوجی میں کمپیوٹنگ کے طریقہ کار) کروایا جاتا ہے اس کے علاوہ مختلف کورسز جن میں انسانی جینیٹکس۔ بیکٹریائی جینیٹکس۔ وائیرولوجی۔ IMMUNOLOGY۔ بایو فزکس وغیرہ جیسے مضامین میں سے کورسز کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ داخلہ کے لئے تعلیمی قابلیت M.s.c یا چار سالہ بیچلرز ہے۔ درخواست دہندہ کی عمر زیادہ سے زیادہ 30 سال ہونی چاہئے۔

اس میں دو سیٹ درخواست فارم مع دستاویزات تیار کرنے ہوں گے۔ ایک فارم فیصل آباد میں ادارہ کے نمائندہ کے پاس برائے Endorsement ارسال کرنا ہوتا ہے اور دوسرا ادارہ کو براہ راست ارسال کرنا ہوتا ہے۔ ہر دو فارم کی ادارہ میں پہنچنے کی آخری تاریخ 30۔ اپریل 98ء ہے۔ جائزہ لینے کے بعد ادارہ چند طلبہ کو ان کی طرف سے ارسال کردہ دستاویزات کی بنیاد پر منتخب کرے گا جس کو Preselection کہا جاتا ہے۔ اس کا فیصلہ مئی میں ہو گا۔ اس کے علاوہ جو طلبہ اس کے تحت درخواست نہ دے سکے ہوں یا کسی وجہ سے ان کا چناؤ نہ ہو سکا ہو ان کو امتحان کے ذریعہ چناؤ کا موقع دیا جائے گا۔ یہ امتحان اٹلی ہی میں ہو گا اور اس کے درخواست فارم مع دستاویزات ستمبر 1998ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے۔ اس سلسلہ میں ٹیوشن فیس ادارہ کی طرف سے دی جاتی ہے۔ Ph.D فیلوشپ پروگرام کے علاوہ ادارہ پوسٹ ڈاکٹریٹ پروگرام کے لئے بھی فیلوشپ دیتا ہے۔ ہر دو پروگرام کے بارے میں مکمل معلومات و فارم وغیرہ اس ایڈریس پر لکھ کر منگوائی جا سکتی ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک رفیق احمد مربی سلسلہ
ہفت روزہ مہارت لاہور 22 تا 30 مارچ 1996ء

مہنگائی کا عفریت نقد ادائیگی سے سدّباب ممکن ہے

مکرم ملک رفیق احمد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت سے رکھے۔ آمین۔ 1996ء میں رسالہ مہارت لاہور میں خاکسار کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں میرے نام کے سلسلہ میں مربی سلسلہ نہیں لکھا ہوا لیکن الفضل میں میری پہچان مربی سلسلہ لکھنے سے ہے اس لئے مربی سلسلہ ساتھ قلم سے لکھ دیا ہے۔ یہ مضمون الفضل کے لئے بھی مفید دکھائی دیتا ہے۔ اس لئے ارسال کر رہا ہوں۔ آپ گاہے بگاہے پرانے اخبارات اور رسالوں سے مفید مضامین دے رہے ہیں جو بہت ہی مفید ہوتے ہیں اور الفضل کے مضامین میں جدت پیدا ہوتی ہے۔ خدا کا فضل ہے کہ اخبار الفضل بہت ہی قیمتی بنتا جا رہا ہے۔

آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں ہمیں اس بات کا شدت سے احساس ہو رہا ہے کہ آمد اخراجات کا مقابلہ کرنے سے اکثر اوقات عاری ہو جاتی ہے جوں جوں آمد بڑھتی ہے مہنگائی یا اخراجات اس سے زیادہ نظر آنے شروع ہو جاتے ہیں یا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ ایسی صورتحال ہے جس کی وجہ سے مہنگائی کو مہنگائی کا عفریت کہہ کر پکارا جاتا ہے عفریت یعنی ایسا جن ہے کہ ہم اس کے چنگل سے نکل نہیں سکتے حالانکہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے، جس کا علاج نہ دریافت کیا جا سکے۔ ہر انسان کے اپنے اپنے حالات ہیں کسی کی آمد تھوڑی ہے کسی کی زیادہ۔ تھوڑی آمد والے اپنے اخراجات کی لسٹ کسی اور رنگ میں بناتے ہیں اور زیادہ آمد والے کے اخراجات بعض اوقات ایسے نظر آتے ہیں کہ ایک عام شہری کے مقابلہ میں اگر دیکھا جائے تو ہو سکتا ہے کہ بہت سے امیر لوگوں کا ایک دن کا خرچ ایک غریب فیملی کے لئے ایک مہینہ کے لئے کافی ہو۔ لیکن بہرحال مہنگائی یا قیمتوں کا بڑھنا سب پر اثر ڈالتا ہے خواہ وہ تھوڑی آمد والا ہے یا زیادہ کماتا ہے۔ اس لئے بہرحال ہمیں ایسے طریق دریافت کرنے چاہئیں بلکہ سوچنے چاہئیں جن کے ذریعہ ہم ہر قسم کے حالات میں اپنی زندگی عمدہ رنگ میں گزارنا سیکھیں۔

اخراجات کا محاسبہ

عام طور پر یہ عادت پائی جاتی ہے کہ رقم ہاتھ میں آئی۔ فوری طور پر وقتی یا جذباتی اخراجات کے لئے اس میں سے زیادہ اخراجات کر دیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ہم ان باتوں یا اخراجات کے لئے گھر میں کافی رقم موجود نہیں پاتے جن کے بغیر ہم زندگی نہیں گزار سکتے۔ ہمیں کھانے کے لئے روٹی چاول وغیرہ کی ضرورت ہے یعنی وہ چیزیں جو ہماری خوراک ہیں۔ مختلف علاقوں کے دستور یا رواج کی وجہ سے کھانے میں فرق ہو سکتا ہے۔ بعض چاول بکثرت استعمال کرتے ہیں بعض گندم کا آٹا استعمال کرتے ہیں۔ بعضوں کی خوراک مکئی کا آٹا یا باجرہ ہے لیکن بہرحال جو بھی خوراک ہے وہی ہماری بنیادی ضرورت ہے اور سب سے پہلے ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے ان اخراجات کو ترجیح دیں اگر سال کے لئے اکٹھی چیز خریدنا ہماری طاقت سے باہر ہے تو کم از کم تنخواہ یا رقم ملنے پر ہم شروع مہینہ میں وہ راشن جو محفوظ رکھا جا سکتا ہے ایک ماہ کے لئے خرید لیں۔ دودھ وغیرہ تو روزانہ آپ کو خریدنا پڑے گا۔ لیکن اناج اور خشک راشن آپ مہینہ بھر کے لئے سٹور کر سکتے ہیں۔ گویا اخراجات کے محاسبہ کے وقت آپ بنیادی ضروریات کو ترجیح کے ساتھ فہرست میں رکھیں۔ دوسرے نمبر پر آپ کے لئے بنیادی آئٹم سبزیوں کا استعمال کافی بڑی رقم سالن کے اخراجات کے لئے مخصوص کرنا پڑتی ہے لیکن بعض سبزیوں میں سے ایسی سبزیاں بھی ہیں جن کو آپ اپنی مدد آپ کے تحت گھروں میں بھی اگا سکتے ہیں مثلاً پاکستان میں آج کل گرمی کے دن شروع ہونے والے ہیں۔ اگر گھیا توری یا کدو یا کریلے وغیرہ کی بیلیں چند گملوں میں ہی لگا دی جائیں اور ان کی مناسب دیکھ بھال کی جائے یعنی کھاد مہیا کریں سپرے کریں یعنی کیڑوں کے حملہ سے بچائیں وقت پر کاشت کریں یعنی گملوں میں لگائیں تو ایک ایک گملہ آپ کو اور آپ کی فیملی کو کدو، توری اور کریلے مہیا کر سکتا ہے۔ تھوڑی سی توجہ سے آپ بہت سی بچت کر سکتے ہیں۔ ٹماٹر کی پنیری مل سکتی ہے مرچوں کی پنیری بھی عام طور پر مہیا ہوتی ہے اگر ان کا ایک پودا بھی آپ گملوں میں لگا دیں تو آپ کے لئے کافی مرچیں اور ٹماٹر مہیا ہو سکتے ہیں۔ ٹماٹروں کی بہت سی اچھی قسمیں ہیں۔ کافی عرصہ ہوا مجھے اس بات کا تجربہ ہوا ٹماٹر کی ایک قسم تھی جس پر چھوٹے چھوٹے ٹماٹر لگتے تھے۔ اس کو گھر میں لگایا تو جب ٹماٹر لگنے شروع ہوئے تو روزانہ ایک کلو سے زائد تقریباً دو ماہ تک ملتے رہے۔ اس ضمن میں محکمہ زراعت سے عمدہ قسم کا بیج بھی لیا جا سکتا ہے۔ اس طریق سے سبزیوں کے اخراجات میں ہم نمایاں کمی کر سکتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہر چیز بازار سے ہی خریدی جائے خود بھی آپ بہت سی چیزیں اگا سکتے ہیں۔

موسم سرما میں پالک آپ تھوڑی سی جگہ پر لگائیں تو یہ ایسی چیز ہے کہ سردیوں کے سارے موسم میں آپ کو پالک مہیا کرتی رہے گی کیونکہ پالک اور دھنیہ وغیرہ اگر آپ نے ایک دفعہ لگا دیا ہے تو ان کے بڑا ہونے تک اگر آپ ان کو کاٹ کر استعمال کرتے ہیں تو وہ پھر اگنا شروع ہو جاتے ہیں اس طرح بار بار ان کو کاٹ کر آپ گھر کی سبزی حاصل کر سکتے ہیں ایک تو آپ کو اس بات سے خوشی ہو گی کہ آپ کی اپنی اگائی ہوئی سبزی ہے دوسری اس میں آپ دیسی کھاد یعنی گلا ہوا گوبر ڈال کر مصنوعی یعنی کیمیکلز والے کھادوں سے پاک سبزی گھر میں حاصل کر سکتے ہیں۔ چین اور جاپان میں ایسے تجربوں کے متعلق سنا ہے کہ وہ لوگ جو کہ فلیٹز میں رہتے ہیں وہ بھی گھر میں کچھ نہ کچھ سبزی پیدا کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ آپ کے گھر میں اگر صحن میں تھوڑی سی جگہ مہیا کی جا سکتی ہے تو اس میں ہم بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں اور اگر جگہ نہیں تو پھر بھی اپنے گملوں میں عمدہ مٹی ڈال کر اپنی کاشت کا آغاز کر سکتے ہیں۔

نقد سودا لینے کی عادت ڈالیں

اخراجات میں زیادتی کا ایک بڑا سبب یہ ہوا کرتا ہے کہ کسی دوکاندار سے سبزی یا کریانہ کی چیزیں ادھار لیتے ہیں۔ جوں ہی کوئی خواہش ہوئی یا گھر میں مطالبہ ہوا فوری طور پر دوکاندار سے مطلوبہ چیز منگوالی اور جب مہینہ کے بعد بل آتا ہے تو اس وقت ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ تنخواہ سے زیادہ ان دوکانداروں کے بل ہیں۔ اب اس کا علاج بہت ہی معقول اور مناسب ہے اس طریق کو اپنانے کے لئے آپ کو ابتداء میں تکلیف ہو گی لیکن تھوڑی سی تکلیف کے بعد آپ کو راحت اور اطمینان نصیب ہو گا وہ یہ کہ آپ گھر میں متفقہ فیصلہ سے یہ بات طے کریں کہ اب ہم سودا ادھار کی بجائے نقد لیں گے۔ اگر رقم ہوئی تو سودا منگوائیں گے اگر رقم زیادہ نہ ہوئی تو ہم تکلیف اٹھا کر تھوڑی چیز سے ہی گزارا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر آپ روزانہ گوشت نہیں خرید سکتے تو نہ خریدیں کوئی اور سستی چیز خرید لیں۔ سالن میں زیادہ پانی ڈال کر شوربہ زیادہ کیا جا سکتا ہے۔ ہم نے بزرگوں کو دیکھا ہے کہ وہ کچی لسی وغیرہ بنا کر اور روٹی پر شکر رکھ کر گزارہ کر لیا کرتے تھے محض اس لئے کہ رقم بچا کر بچوں کی پڑھائی کے اخراجات پورے کئے جا سکیں یا کپڑے خریدے جا سکیں اور یہ سادہ خوراک ان کی صحتوں کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوتی تھی۔ نقد چیزیں لینے کی وجہ سے آپ کو اپنے اخراجات کنٹرول کرنے میں مدد ملے گی۔ مجھے اس بات کا تجربہ ہے آج سے چند سال قبل کے اخراجات کی وجہ سے بہت پریشانی تھی گھر میں کافی غور و فکر کے بعد ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ اب نقد ہی سب چیزیں لیں گے۔ دو تین ماہ تو بڑی تکلیف ہوئی بعض اوقات بنیادی چیزیں بھی نہ ملتی تھیں لیکن چونکہ ہم نے ادھار سے توبہ کی ہوئی تھی اس لئے اس کے نتیجہ میں جو تکلیف کے حالات پیدا ہوئے ان سے نمٹنے کی بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ یہ درست ہے کہ بعض ہنگامی طور پر ایسے اخراجات پیدا ہو جاتے ہیں جن کے کئے بغیر چارہ نہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ مندرجہ بالا طریق اختیار کرنے کے لئے تھوڑے ہی عرصہ میں کچھ نہ کچھ رقم بچت کرنے کے بھی قابل ہو سکیں گے۔

میرے ایک دوست کا یہ طریق ہے کہ جب اسے تنخواہ ملتی ہے تو سب سے پہلے تو اس میں سے وہ رقم ایک طرف کر دیتا ہے جو خدا کی راہ میں دینا چاہتا ہے اور باقی رقم میں سے اخراجات پورے کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے اور وہ اس کو ایسے طریق سے رزق مہیا کر دیتا ہے جس کی اس کو توقع بھی نہیں ہوتی۔ ایسے اخراجات کی لسٹ میں ہم ان اخراجات کو ترجیح دیں جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکم کے مطابق کرنا چاہتے ہیں۔ رزق اللہ تعالیٰ ہر ایک کو دیتا ہے جو بھی مخلوق ہے خواہ وہ زمین کے اوپر ہے یا اس کے اندر ہے یا فضا یا خلا جہاں کہیں بھی ہے پانی کے اندر حصے یا خشکی اس کو رزق خدا تعالیٰ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اس کا حصہ الگ اگر ابتداء میں ہی کر دیا جائے تو یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ رزق میں وہ برکت نصیب کرتا ہے کہ وہ بیماریاں جن پر دوسرے ہزاروں لاکھوں روپیہ خرچ کر کے شفا حاصل کرتے ہیں خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے چند روپے میں معمولی سی دوائی کے استعمال سے معجزانہ شفا حاصل کر لیتا ہے یا اس کی توفیق بڑھا دیتا ہے تاکہ وہ اخراجات سے نمٹ سکے۔

نقد ادائیگی سے سودا لینے کا طریق اپنائیں تاکہ آپ کو اس بات کا علم رہے کہ کتنا خرچ ہو رہا ہے اور آپ کے پاس کتنی رقم باقی ہے تاکہ اس گنجائش کے مطابق آپ اپنے آپ کو آگے بڑھا سکیں۔

سستی اور معیاری چیزوں کی تلاش

ضروری نہیں کہ مہنگی چیز ہی عمدہ ہو۔ سبزی کی خرید میں آپ اگر چیک کریں تو آپ کو عجیب چیز یہ نظر آئے گی کہ وہ جنہوں نے شام تک اپنی سبزی فروخت کر کے گھروں کو واپس جانا ہوتا ہے وہ ایسی قیمت پر چیز فروخت کرتے ہیں جس سے گاہک زیادہ آئیں اور خاص طور پر جوں جوں شام کا وقت قریب آئے گا ان کی قیمت میں کمی واقع ہو گی۔ بہت سے زمیندار ریڑھوں پر اپنی سبزی شام کے قریب بازار میں بیچنے کے لئے آتے ہیں اور بجائے اس کے کہ وہ نیلامی میں سبزی بیچیں وہ عام طور پر خود ہی فروخت کرتے ہیں۔ یہ سبزی تازہ ہوتی ہے اور قیمت بھی نسبتاً کم ہوتی ہے۔ پکے دوکانداروں کی قیمت میں بھی فرق ہوتا ہے اور بعض اوقات نمایاں فرق ہوتا ہے۔ عورتیں تو خاص طور پر اس بات کی بہت تحقیق کرتی ہیں کہ سبزی وہاں سے لی جائے جہاں قیمت کم ہو۔ بڑے شہروں میں تو اس بات کی بہت احتیاط کی ضرورت ہے اگر کوئی پھل بہت سستا دے رہا ہے تو اس پھل کی خوب دیکھ بھال کر لی جائے۔ ہو سکتا ہے اس کو داغ لگے ہوں یا خراب ہو اور اس شاپر کو پہلے دیکھ لیں جس میں وہ پھل ڈالنا چاہتا ہے کیونکہ بہت سے دوکاندار خراب پھل یا سبزی پہلے ہی شاپر میں ڈال دیتے ہیں اور اچھی سبزی آپ کے سامنے جلدی اوپر ڈال دیں گے یا ہو سکتا ہے کہ شاپر اتنی تیزی سے بدلا دیں کہ آپ اس کی اس پھرتی کو جان نہ سکیں اور گھر پہنچ کر آپ کو اس امر کا احساس ہو کہ آپ کے ساتھ دھوکا ہوا ہے۔ لہٰذا سستی اور معیاری چیزوں کی تلاش میں آپ اپنے معیار کے مطابق مختلف احتیاطی تدابیر اختیار کر سکتے ہیں۔ جمعہ بازار میں چیزیں نسبتاً سستی مہیا ہو جاتی ہیں اس دن ہفتہ بھر کی سبزی خریدی جا سکتی ہے یا خشک چیزیں بھی جمعہ بازار میں نسبتاً سستی مل جاتی ہیں۔ آپ ان اشیاء کی خرید کے لئے جمعہ بازار سے بھی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق اور امریکہ کا بحران

ایک طرف امریکہ کے صدر بل کلنٹن اپنے بعض عورتوں سے تعلق کے سکینڈل میں الجھے ہوئے ہیں تو دوسری طرف عراق کے ساتھ امریکہ کا بحران سنگین سے سنگین تر ہو رہا ہے۔ صدر کلنٹن کے بارے میں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنے ذاتی سکینڈل سے جان چھڑانے کے لئے عراق پر حملہ کر دیں گے۔ صدر کلنٹن نے اپنے کمانڈروں سے ایک ملاقات کے دوران کہا کہ عراق کو کیمیاوی ہتھیار تیار کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اگر عراق نے کیمیاوی ہتھیار تلف نہ کئے تو اس کے خلاف کسی بھی وقت کارروائی ہو سکتی ہے۔

ادھر عراق کے صدر صدام حسین نے کہا کہ اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کا تنازعہ بات چیت کے ذریعے حل کیا جائے گا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ عراق کے عوام امریکہ کی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔

امریکہ کے لئے اصل مسئلہ اب عراق نہیں بلکہ سلامتی کونسل کے مستقل نمائندے بن چکے ہیں۔ یہ ممالک روس چین اور فرانس ہیں۔ جو امریکہ کو من مانی کرنے کی اجازت دینے کو تیار نہیں ہیں۔ لہٰذا امریکہ سلامتی کونسل سے اپنی مرضی کی قرارداد پاس کروانے میں کامیاب نہیں ہو رہا۔

اس مسئلے پر سفارتی دباؤ ڈالنے کے لئے امریکہ کی خاتون وزیر خارجہ مسز میڈیلین ایلبرائیٹ نے پیرس میں فرانس کے وزیر خارجہ اور وزیر دفاع سے ملاقات کی اور ان کو امریکی موقف کے حق میں کرنے کی کوشش کی۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکی انسپکٹروں کا معاملہ حل کرنے کی تمام پرامن کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ اور مصالحتی اقدامات کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ عراق کو اقوام متحدہ کے انسپکٹروں سے تعاون کرنا چاہئے۔ مسز ایلبرائیٹ نے میڈرڈ میں روس کے وزیر خارجہ مسٹر پریماکوف سے بھی ملاقات کی۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے جینوا میں کہا کہ عراق اور امریکہ کا تنازعہ بات چیت کے ذریعے پرامن طور پر حل ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ عراق کے ساتھ تیل کے بدلے خوراک کے معاہدے کو زیادہ موثر بنانا چاہئے۔ اس وقت عراق کو اقوام متحدہ کی طرف سے دو ارب ڈالر کا تیل چھ ماہ میں فروخت کرنے کی اجازت ہے۔ اور اس رقم سے عراق کو صرف خوراک اور ادویات خریدنے کی اجازت ہے۔

○○○

روسی صدر کا اعلان

روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ صدارتی انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے۔ روس کے آئین کے مطابق کوئی شخص مسلسل تین بار ملک کا صدر نہیں رہ سکتا۔ تاہم یہ قیاس کیا جا رہا تھا کہ روس کے صدر تیسری دفعہ صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کے اہل ہونے کے لئے آئین میں ترمیم کروا دیں گے۔ لیکن صدر یلسن نے کہا ہے کہ وہ ایسی کوئی ترمیم نہیں کروائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ 2000ء میں ہونے والے صدارتی انتخابات کے لئے امیدوار کا انتخاب کر لیا گیا ہے۔ تاہم انہوں نے اس امیدوار کا نام نہیں بتایا۔

○○○

جاپان کے وزیر خزانہ کا استعفیٰ

جاپان کے وزیر خزانہ نے اپنے محکمے میں رشوت کا ایک سکینڈل سامنے آنے پر استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کی جگہ پر وزیر تجارت کو وزیر خزانہ بنایا جا رہا ہے۔ محکمہ خزانہ میں خورد برد کے الزام میں دو۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک نے خودکشی کر لی ہے۔

○○○

سری لنکا میں اعتدال پسندوں کی کامیابی

سری لنکا کے بلدیاتی انتخابات میں جافنا کے علاقے میں اعتدال پسند تامل گروپ نے کامیابی حاصل کر لی ہے۔ جافنا ماضی میں تامل گوریلوں کا گڑھ ہوا کرتا تھا۔ اور یہاں پر تامل ایلام ٹائیگرز کا مکمل ہولڈ تھا۔ مگر سرکاری فوجوں نے کارروائی کر کے اس علاقے سے جنگجو تامل ٹائیگرز کو نکال باہر کیا تھا۔ اس کے بعد' عرصہ 16 سال میں' جافنا میں یہ پہلے انتخابات ہیں۔ اعتدال پسند تامل تنظیم تشدد پر یقین نہیں رکھتی۔ اعتدال پسندوں کی کامیابی دراصل حکومت کی فتح ہے۔ تاہم بلدیاتی انتخابات کی چند سیٹیں متحارب تاملوں نے بھی جیت لی ہیں۔ تاہم ان کی تعداد بہت کم ہے۔ بلدیاتی انتخابات کے نتائج سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ عوام کی اکثریت تامل ٹائیگرز سے بدظن ہو چکی ہے۔ اور اس طویل خانہ جنگی کا خاتمہ چاہتی ہے۔

○○○

پروفیسر محمد سمیع طاہر لاہور

چوہدری محمد عبداللہ مہار

وقت کتنی تیزی سے گزرتا ہے اس کا اندازہ گزرے ہوئے ماہ و سال پر نظر ڈالنے سے بخوبی ہو جاتا ہے۔

چند سال پہلے چوہدری محمد عبداللہ مہار صاحب حلقہ شمالی چھاؤنی لاہور کے صدر حلقہ تھے۔ ایک رمضان میں ہم سے جدا ہو گئے۔ ہر ایک فرد جو دنیا میں آیا ہے اپنا مقررہ وقت پورا کرتا ہے اور چلا جاتا ہے۔

چوہدری محمد عبداللہ مہار صاحب نہایت عبادت گزار' مخلص' محنتی اور انتھک احمدی تھے جماعتی کاموں میں بے حد دلچسپی لیتے تھے..... ہر جماعتی کام بڑی لگن اور محنت سے انجام دیتے تھے اور جب تک اپنی ذمہ داری نبھا نہیں لیتے تھے انہیں چین نہ آتا تھا۔

موصوف اپنے آخری ایام میں بڑی باقاعدگی سے سیر کے لئے نکلتے تھے ہر ملنے والے سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے' بڑی محبت اور گرم جوشی سے ملتے تھے...... ہر ملنے والا بے حد اچھا تاثر لیتا تھا۔

چوہدری صاحب دوستوں کے دوست اور اجنبیوں کے شناسا تھے۔ ان کے جاننے والے' کیا اپنے اور کیا غیر سب ہی ان کے قدردان تھے۔ وہ بہت بڑے انسان تھے لیکن بے حد منکسر المزاج.... سادہ زندگی.... تکلف سے بے نیاز.... دلکش شخصیت..... جو بھی ان سے ایک بار ملتا تھا ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔

کپتان عبدالرحمان جب پہلی بار غیر ملکی سفر پر گئے تو مجھے ان کی عدم موجودگی میں حلقہ شمالی چھاؤنی لاہور کے سیکرٹری مال کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔..... میں اپنی مصروفیات اور کچھ اس شعبہ کی باریکیوں کی وجہ سے بے حد فکر مند تھا لیکن میری ساری مشکلات چوہدری عبداللہ مہار صاحب کی رہنمائی میں دور ہو گئیں..... انہوں نے اتنے اعلیٰ انداز میں ہر کام سمجھایا کہ مجھے کوئی مشکل پیش نہ آئی۔.... میں نے محسوس کیا کہ ہر سیکرٹری کے ساتھ ان کا ایسا ہی رویہ تھا۔ بلاشبہ وہ ایک اعلیٰ درجہ کے منتظم تھے۔ ان کے ساتھ کام کرنے کا لطف آتا تھا ان کی رہنمائی میں ہر مشکل آسان ہو جاتی تھی۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری محمد عبداللہ مہار صاحب کے درجات بلند کرے اور ان کے اہل خانہ کو اپنے عظیم بزرگ کے نقش پر چلائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 3

اور علاقوں میں واپس جائیں گے۔ وہاں جا کر ان کا کام ہو گا کہ اسی قسم کی کلاسیں جاری کریں اور دوسروں کو تعلیم دیں۔ عام شاگردوں کی طرح نہیں بلکہ جس طرح ٹریننگ کالجوں کے طلباء کو تعلیم دی جاتی ہے۔ اور جب ان کے بارے میں یقین ہو جائے کہ اب یہ آگے دوسروں کو اس قدر پڑھا سکتے ہیں تو یہ حسب دستور کلاسیں جاری کر کے مزید شاگردوں کو وہ کچھ پڑھائیں جو انہوں نے سیکھا ہے۔ اور ان کے استاد اپنے پہلے استادوں کے پاس جائیں جنہوں نے اب تک مزید علم حاصل کر لیا ہو گا۔ اور وہ یہ مزید علم حاصل کریں اور اچھی طرح حاصل کرنے کے بعد اپنے پرانے شاگردوں کے پاس جائیں اور انہیں یہ زائد علم پڑھائیں۔ اور یہ سلسلہ جاری رہے۔

ہر جگہ مناسب طور پر اس سکیم کے نفاذ کی صورت میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ ترقی کی رفتار آہستہ ہو گی اور اسے آہستہ ہی ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس معاملہ میں ہمیں ایک آہستہ اور محتاط آغاز کی ضرورت ہے۔..... مجھے امید ہے کہ اس طریق سے اپنا مقصد حاصل کرتے ہوئے ہم ہر گھرانہ کو درست طور پر پڑھانے کا ایک معیاری ذریعہ مہیا کر سکیں گے۔ اور یہ ہمارا اصل مقصد ہے"

(ماہنامہ انصاراللہ اپریل 1992ء)

○○○

بقیہ صفحہ 5

فائدہ اٹھا سکتے ہیں بلکہ خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے کاروباری لوگ عوام کی خدمت کی خاطر اگر اس طریق کو اپنائیں تو کار خیر ہو گا لیکن اچھی اور واقعی استعمال کے قابل اشیاء ہوں۔

اس بنیادی بات کے لئے کفایت شعاری کی عادت کی طرف ہمیں توجہ دینی ہو گی کیونکہ ہمارا ہر وقت مطمح نظر یہ ہو گا کہ کس طرح اس رقم میں جو آپ کے پاس موجود ہے آپ اپنے لئے ہر چیز مہیا کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی آپ کو یہ بات بھی سوچنی پڑے گی کہ وہ کون سے اخراجات ہیں جن کو اگر بند بھی کر دیا جائے تو آپ کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ آپ کو ضروری اخراجات کے لئے مزید رقم مہیا ہو جائے گی۔ یہ تجزیہ آپ خود ہی کریں کہ آپ کو کون سی عادت ہے جو چھوڑ کر آپ کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور اس کو ہم چھوڑ کر کس حد تک بچت کر سکتے ہیں تاکہ ضروری بنیادی ضرورتیں مہیا کرنے میں سہولت رہے۔ مدت ہوئی جبکہ میں کالج کے ہوسٹل میں طالب علم کے طور پر رہا کرتا تھا تو وہاں کے اخراجات کے لئے مجھے جو رقم ملتی تھی وہ بہت تھوڑی تھی اور میرے ساتھی طلباء کے پاس بھی رقم کوئی زیادہ نہ تھی چنانچہ متفقہ طور پر ایک عرصہ تک ہم نے اپنے لئے یہ پابندی تجویز کی تھی کہ ایک روٹی سے ہی گزارا کریں بعد میں دو روٹی راشن مقرر کیا گیا۔ بعد میں جب حالات اچھے ہوئے تو گنتی پر پابندی قائم نہ رہی۔ بہرحال آپ اپنی آمد بڑھانے کی کوشش کریں لیکن اب جتنی ہے اس کے اندر ہی رہ کر گزارا کرنے کا تہیہ کر لیں تو اس سے آپ کو آگے بڑھنے کی زیادہ قوت نصیب ہو گی۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

صلاح الدین ایسا نہیں کرتے۔ گھومتے پھرتے جہاں کسی بات کی ضرورت ہو وہ رک جاتے ہیں اور بڑے دبنگ طریق سے اظہار خیال کرتے ہیں اور جب بھی ہم سے ان کی ملاقات ہوتی ہے تو وہ اپنی روئیداد سناتے ہیں اور اس خوشی کا اظہار کرتے ہیں لوگوں نے ان کی بات مان لی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں کئی ایسے ڈاکٹر صلاح الدین چاہئیں تاکہ معاشرے کی چھوٹی چھوٹی خرابیوں کو دور کیا جاسکے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ماسٹر شمس الدین صاحب سیال بورے والا سابق ناظم انصار اللہ ضلع وہاڑی بعارضہ قلب بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم ظریف احمد خان صاحب والد مکرم جمیل احمد خان دو دن کی گمشدگی کے بعد بفضل خدا بخیریت مل گئے۔ احباب کرام سے مرصوف کی ذہنی و جسمانی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مرزا عبداللطیف صاحب ناظم انصار اللہ ضلع جہلم مورخہ 23- دسمبر 1997ء تک بوجہ خرابی صحت سی ایم ایچ جہلم داخل رہے پھر دوبارہ 9- جنوری سے 12 جنوری تک داخل رہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم اکبر لطیف قریشی صاحب نیو الکمسٹس گولبازار ربوہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 11- جنوری 1998ء بروز اتوار پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام "امین اکبر" تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم قریشی محمد لطیف صاحب الکمسٹس گولبازار ربوہ کی پوتی اور مکرم ملک منیر الدین خاں صاحب (وفات یافتہ) کی نواسی ہے۔ بچی کی درازی عمر، نیک اور خادمہ دین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

○ مکرم توقیر احمد بٹ کو اللہ تعالیٰ نے 16- اگست 1997ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام اسامہ دانش رکھا گیا ہے۔ جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم عبداللطیف صاحب بٹ (وفات یافتہ) ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد لطیف بٹ آف بٹ کلاتھ ہاؤس ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے نیک اور خادم دین بنائے۔

مقابلہ مضمون نویسی

خدام الاحمدیہ

○ سہ ماہی دوئم میں خدام کے مقابلہ مضمون نویسی کے لئے عنوان "جماعت احمدیہ اور خدمت وطن" مقرر کیا گیا ہے۔ اس عنوان پر کم از کم 5 تا 7 فل سکیپ صفحات پر مضمون لکھ کر جلد مرکز بھجوائیں۔ مرکز میں مضمون پہنچنے کی آخری تاریخ 15- اپریل 1998ء ہے۔ قائدین سے گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ میں شریک کریں۔

(مہتمم تعلیم)

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹس آف پاکستان (ICAP) نے گریجوایٹس اور نان گریجوایٹس کیلئے PPT ٹیسٹ کے شیڈول کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ٹیسٹ مورخہ 15 مارچ 1998ء کو ہوگا اور فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 فروری 1998ء ہے۔ کم از کم تعلیمی قابلیت میں انٹرمیڈیٹ ہونا لازمی ہے۔ فارم وغیرہ 20 روپے کے عوض مختلف شہروں میں واقع ICAP کے سینٹروں سے دستیاب ہیں۔ ٹیسٹ فیس مبلغ 700 روپے ہے۔

(نظارت تعلیم)

وقف جدید اور لجنہ اماء اللہ

○ حضرت امام جماعت الثالث نے وقف جدید کے اہمیت کے سلسلہ میں احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کریں.... اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔

ممبرات لجنہ سے گذارش ہے کہ وہ وقف جدید کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے خود بھی اپنی استطاعت کے مطابق وقف جدید کی بابرکت تحریک میں حصہ لیں اور اپنے تمام بچوں کو وقف جدید میں شامل کریں۔

ناظم مال وقف جدید

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہماری پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ پاکستان۔

از یکم جولائی 1998ء تا 30- جون 2001ء

○ جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کیلئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد 30- جون 1998ء کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں یکم جولائی 1998ء تا 30- جون 2001ء کیلئے عہداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جس کیلئے 15- اپریل 1998ء کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیاء میں پہنچ جائیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جاسکیں۔

جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کیلئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہوگا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ و معلمین و انسپکٹران مال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

امراء اضلاع

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"...... امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔ .... امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد (وقف عارضی۔ ناقل) کے پیش نظر اور خدمت دین کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں"۔

(الفضل 13 اپریل 66ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (وقف عارضی))

بقیہ صفحہ 4

ICGEB, FELLOWSHIP PROGRAMME
PADRICIANO-99, TRIESTE
ITALY
INTERNET:- http: www.icgeb.trieste.it
E-mail:-
vincent@icgeb.trieste.it

000

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- فروری-1998ء
درجہ حرارت کم ازکم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ چیف احتساب کمشنر مسٹر جسٹس (ریٹائرڈ) غلام مجدد مرزا نے کہا ہے کہ احتساب ایکٹ کے تحت احتساب کمیشن کسی بھی ریفرنس کو تیس دن کے عرصہ میں جائزہ لے کر واپس کرنے یا احتساب بنچ کو بھجوانے کا پابند نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بے نظیر کے خلاف تین ریفرنس واپس کر دئے گئے ہیں کیونکہ یہ ریفرنس مقررہ شرائط پر پورا نہیں اترتے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر' بیگم نصرت بھٹو اور آصف زرداری کے خلاف بارہ ریفرنس دائر کئے گئے تھے۔ باقی نو کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ جونہی کارروائی مکمل ہوگی ان کو واپس احتساب سیل کو یا آگے احتساب بنچ کو بھیج دیئے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انکوائری کرنا احتساب سیل کا کام ہے۔ ہمارے دفتر میں بلاوجہ کسی ریفرنس کو التوا میں نہیں ڈالا جاتا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس راؤ اقبال احمد خان پر مشتمل خصوصی ٹریبونل نے سانحہ مومن پورہ کی انکوائری مکمل کرلی ہے۔ اور اس کی رپورٹ اور سفارشات جلد حکومت پنجاب کو بھیج دی جائیں گی۔ پنجاب حکومت کے وکیل نے اپنے بیان میں کہا کہ سانح مومن پورہ میں پولیس بے قصور ہے۔ جسٹس راؤ اقبال نے انکوائری کے دوران کہا کہ وہ کسی فرقہ کو صحیح یا غلط قرار نہیں دے سکتے عدالت کا کام صرف یہ ہے کہ ایسے واقعات کو روکنے کے اقدامات تجویز کرے۔ ہیومن رائٹس کمیٹی پنجاب کے صدر میاں جمیل اختر نے کہا کہ حکومت علماء کے لئے ایک نصاب تعلیم اور یونیفارم مقرر کرے ان کی رجسٹریشن کی جائے تمام مساجد اور امام بارگاہوں میں جلسے اور مجالس بند کی جائیں۔

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے عید الفطر کے موقع پر تمام قیدیوں کی سزاؤں میں تین ماہ کی خصوصی معافی کا اعلان کیا ہے۔ ستر سال سے زائد عمر کے مردوں اور 65 سال سے زائد عمر کی عورتوں کو جو دس سال سے زائد قید کاٹ چکی ہوں رہا ہو جائیں گی۔ لیکن دہشت گردی تخریب کاری اور ملک دشمن سرگرمیوں اور اجتماعی زیادتی کے مجرموں کی سزاؤں میں معافی نہیں ہوگی۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم اقتدار میں آکر ڈاؤن سائزنگ کے تحت نکالے گئے ملازمین بحال کردیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی ڈکیتی کے بعد اب اقتصادی ڈکیتیاں کی جارہی ہیں بینک لوٹنے کے لئے ان پر اپنے حواریوں کو مسلط کردیا گیا ہے۔ غریب کسانوں پر زرعی ٹیکس لگایا گیا۔ چھوٹے تاجروں پر جنرل سیلز ٹیکس عائد کیا جا رہا ہے اور فوج کی بھی ڈاؤن سائزنگ کی پلاننگ ہو رہی ہے۔ اخبارات پر سنسر شپ عائد کرنے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ نواز شریف کی سوچ علاقائی ہے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ وسطی و جنوبی ایشیا کی ترقی کے لئے امن ضروری ہے انہوں نے کہا کہ کہ امید ہے بھارت میں نئی حکومت قائم ہونے سے بات چیت کے طریقہ کار کے بارے میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔ خود ساختہ عالمی مسابقت جنوبی ایشیا کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ یہ باتیں انہوں نے ڈائیووس میں بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے عراق پر متوقع امریکی حملے کی مخالفت کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ کسی مسئلے کا حل نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ جنگ ہونی ہی نہ چاہئے۔ معاملے کا سفارتی حل تلاش کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ روس اس سلسلے میں اچھی کوشش کر رہا ہے یہ باتیں انہوں نے بی۔ بی۔ سی سے بات چیت کے دوران ڈیووس میں کہیں۔

○ فلپائن کا ایک طیارہ جس میں 104 افراد سوار تھے گر کر تباہ ہو گیا ہے۔

○ تھانہ اقبال ٹاؤن لاہور کے سامنے کی مارکیٹ سے چور 30 لاکھ کا سونا لے کر فرار ہو گئے۔

○ وزیر اطلاعات مشاہد حسین نے کہا ہے کہ انسانی حقوق کے بارے میں امریکی رپورٹ خوش آئندہ ہے۔ مسائل موجود حکومت کو ورثہ میں ملے ہیں۔ یاد رہے اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مذہبی امتیاز اور بچوں سے جبری مشقت کی بنا پر پاکستانی حکومت کا ریکارڈ بہت خراب ہے اور حکومت احتساب کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کر رہی ہے۔ پاکستانی پولیس سنگین جرائم کرتی ہے۔

○ حکومت ترکی نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے عراق پر حملہ کیا تو ترکی امریکہ کو ہوائی اڈے استعمال نہیں کرنے دے گا۔ اسلامی کانفرنس نے کہا ہے کہ عراقی بحران کو حل کرنے کے لئے مزید سفارتی کوششیں کی جائیں۔ روس' فرانس اور ترکی کے خصوصی ایلچی عراق پہنچ گئے ہیں۔ عراقی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں سے تعاون کر رہے ہیں امریکہ اور برطانیہ اسلحہ کی تلاش کے لئے معائنہ کاروں کے مسئلے کو زیادہ ہی اچھال رہے ہیں۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں نے خود مختار "ریاست" قائم کرلی ہے۔ ڈھرکی اور گھوٹکی کے درمیان کچے کی بستی پر اپنا جھنڈا لہرا دیا۔ یہاں ڈاکوؤں کے پانچ گروہ آباد ہیں۔ جن کے گھروں پر راکٹ لانچز اور مشین گنیں نصب ہیں۔ ہزاروں بم اور جدید اسلحہ اور تمام ضروریات کی تمام اشیاء موجود ہیں۔ تاوان دے کر رہا ہونے والے اکرم سومرو نے صحافیوں کو بتایا کہ اس وقت تاوان کے لئے پانچ افراد ڈاکوؤں کی قید میں ہیں۔ جمیل بھٹو کی رہائی کے لئے محترمہ بے نظیر بھٹو اور ممتاز بھٹو نے خط بھیجے مگر تاوان دے کر ہی رہائی ملی۔

○ سندھ کے ڈاکوؤں نے عید کی خوشی میں رہا کئے گئے ایک یرغمال کے ہاتھوں حکومت کو پیغام بھیجا ہے کہ وہ کچے کے جنگلات ہمیں الاٹ کر دے۔ اور عام معافی کا اعلان کر دے۔ نوجوان ہمارے پاس آئیں 5 ہزار تنخواہ دیں گے۔ ہم صوم و صلوۃ کے پابند ہیں۔ پولیس ہماری وارداتوں میں تماشائی کا کردار ادا کرتی ہے۔ امیر سے روپے اور غریب سے کام لینے کے لئے اغوا کرتے ہیں۔ اب غریبوں کی بجائے سیاست دانوں کا اغوا شروع کریں گے۔

○ سعودی عرب نے کہا ہے کہ عراق پر حملے کے لئے اپنی زمین استعمال نہیں کرنے دیں گے۔

○ محنت اور سمندر پار پاکستانیوں کے وزیر شیخ رشید نے کہا ہے کہ پردیسی پاکستانیوں کو اسلام آباد میں پلاٹ ملیں گے۔

○ پی آئی اے کے ساتھ ذیلی اداروں کو 47 کروڑ سے زائد کا نقصان ہوا ہے۔

○ انسانی حقوق کی امریکن رپورٹ پر چین نے شدید احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے۔

○ مری میں تیسرے روز بھی برف باری ہوئی۔ سیاحوں کا سیلاب امڈ آیا۔

○ حاصل پور میں ایک تاجر کو یرغمال بنا کر اس کے گھر سے ساڑھے نو لاکھ کی نقدی اور زیورات لوٹ لئے گئے ہیں۔

○ پونچھ سیکٹر میں شدید گولہ باری سے 5 بھارتی فوجی ہلاک کردیئے گئے ہیں۔

○ برطانیہ میں نجی ہتھیاروں پر مکمل پابندی لگا دی گئی ہے۔ چھوٹے ہتھیار پولیس کو جمع کروانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

○ حکومت نے ہدایت جاری کی ہے کہ پاکستان میں اور پاکستان سے باہر سفارت خانوں میں تعنیات سفیر سے لے کر نچلے عملے تک سب شیروانی پہنا کریں۔

○ امریکی وزیر خارجہ کے فلسطینی اور اسرائیلی حکام سے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ امریکہ نے کہا ہے کہ فلسطینی رہنما کا ردعمل جلد بازی پر مبنی ہے۔ اس پر از سر نو غور کریں۔

○ کولمبیا میں فوج اور باغیوں کے درمیان لڑائی میں 14- افراد ہلاک اور 31 زخمی ہو گئے ہیں۔

○ ہمدان (ایران) میں ٹریفک کے حادثہ میں 35- افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 5- فروری 1998ء بروز جمعرات یوم یکجہتی کشمیر کے سلسلے میں دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہٰذا اس تاریخ کا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

بچوں کی دینی و دنیاوی تعلیم و تربیت کیلئے مثالی
نرسری سکول
KIDS WISDOM HOUSE
دارالبرکات بالمقابل بیت الاقصیٰ ربوہ
212745

ایکسدام تھریسک لیڈیز وینٹس کی بہترین واحد کام
ورائٹی کا مرکز
ٹرانسفارمر چوک
MC D
ماڈرن کلاتھ ڈپو
صادق آباد دارالعلوم
پروپرائیٹر: حضور احمد
فون دکان: 410516
رہائش: 438838

سنگ مرمر کی اعلیٰ کوالٹی میں خوبصورت و پائیدار کتبے
ریٹ مناسب ۔ کام معیاری اور ٹائم پر
رفیق ماربل ڈیزائنر نزد دفاتر انصار اللہ
ریلوے روڈ ربوہ
فون دکان 999 ۔ گھر 212891

DWARFISHNESS COURSE Rs. 150/-
چھوٹا قد
قد کا چھوٹا ہونا 'بونا پن' نشوونما کی کمی کیلئے مفید کورس
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
Phone: 771/213156 - FAX 212299

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
★ کیش میمو کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
★ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی
زیورات کی دنیا میں
منفرد نام
دوکان: 212837
رہائش: 212175
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف